سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت جو پیشگی لی جائیگی

عوام سے صہ

خواص سے عہ

ہندوستان سے باہر

غیر مذاہب و غیر مستطیع احباب سے

قادیان دار الامان سے کارخانہ انوار احمدیہ

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بپا در قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی!

جلد ۱۹ — مورخہ ۲۱ – اپریل ۱۹۱۵ء — نمبر ۱۵

حضرت اولوالعزم کے ملفوظات

۱۶ – اپریل ۱۹۱۵ء کو بعد نماز مغرب مدرسہ تعلیم الاسلام کے ان طلباء کو امتحان انٹرینس میں جا رہے تھے مولوی محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر نے حضرت اولوالعزم کے حضور تحریک دعا کے لئے پیش کیا۔ فرمایا کہ مصافحہ کر لیں اور آپ انکے نام بتاتے جاویں۔ میں دعا کرونگا۔ اس طرح پر یکے بعد دیگرے کل طالب علم جو تعداد میں ۲۵ تھے پیش ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے انکے لئے دعا فرمائی اگر میرا علم غلطی نہیں کرتا تو جب سے سکول قائم ہوا ہے یہ تیسرا موقعہ ہے کہ اسقدر تعداد میں طالب علم شریک امتحان ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو کامیاب کرے آمین۔

بعد دعاء آپ نے ایک مختصر سی نصیحت فرمائی جسکو میں صرف حافظہ کی بنا پر اپنے الفاظ میں لکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

فرمایا :- کہ نصیحت تو یہی ہے کہ دنیا کی ترغیبات میں مبتلا ہونا۔ بچپن میں کہانیوں میں سنا کرتے تھے کہ ایک مسافر کو ہدایت کی گئی کہ اپنے راستہ پر چلا جانا اور پیچھے سے آوازیں آئینگی۔ مگر پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا ورنہ پتھر کے ہو جاؤگے۔

گو یہ کہانی ہو مگر اس کے اندر ایک حقیقت یہی ہے انسان اپنی زندگی کے اصلی مقصد کے حاصل کرنے کیلئے ایک راستہ پر جا رہا ہے اور وہ مقصد خدا تعالیٰ کی ملاقات اور اسکی رضا کا حاصل کرنا ہے دنیا کی ترغیبات مختلف رنگوں اور آوازوں میں اس کو اپنی طرف متوجہ کرنی چاہتی ہے جو شخص ان آوازوں کیطرف توجہ کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس میں مبتلا ہو کر اصلی مقصد سے دور جا پڑتا ہے۔ پتھر کے بنجانے سے مراد یہی ہے کہ وہ اپنی جگہ سے نہ ہل سکے۔ پتھر میں سوچ وفکر کی قوتیں نہیں ہوتی ہیں۔ پس ایسا انسان جو دنیا کی آوازوں کی طرف توجہ کرکے اپنے اصلی مقصد سے دور رہ جاتا ہے۔ وہ پتھر ہی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نوجوانوں اور پھر تعلیم یافتہ نوجوانوں کو یہ آوازیں بہت آتی ہیں۔ اور دنیا کی ترقیاں اور خواہشیں مختلف رنگوں میں اپنی طرف متوجہ کرتی ہیں اور اکثر ان میں سے مبتلاء ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ ایک نوجوان ان آوازوں پر کان نہیں لگاتا لیکن جونہی وہ مخالف کرہ میں جاتا ہے مبتلا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص ایم اے یہاں رہا۔ مولوی صاحب سے پڑھتا رہا۔ جونہی وہ علیگڈھ گیا۔ اس کے خیالات میں ایک دوسری رو پیدا ہو گئی۔ پس میری نصیحت یہی ہے کہ

تم ان آوازوں پر کان نہ دھرنا!

اور اپنے اصلی مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے سفر پر چلے جانا ان آوازوں سے محفوظ رہنے کا علاج ہے اور کچھ قواعد ایسے ہیں کہ اگر انکی پابندی کیجاوے تو انسان بچ رہتا ہے بلکہ اصلی ھدایت تو یہ ہے کہ قرآن مجید کو پڑھتے رہنا چاہئے یہ ایک تعویذ اور حرز ہے کہ وہ ہر ایک قسم کی آفت سے بچاتا ہے فیہ شفاء للناس جو اسکے لئے ہے اور ہدایت اور نور جو اسکو قرار دیا گیا ہے اسلئے ہر بیماری اور ہر ضلالت اور ہر ظلمت سے وہ بچا لیتا ہے۔

ضیاء الاسلام مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر چھپکر شیخ یعقوب علی مالک کیلئے شایع ہوا

و پبلشر

جہاں کہیں تم ہو قرآن مجید کو پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اس کا پاک اثر اندر ہی اندر قلب کو صاف کرتا رہتا ہے اس میں یہ تاثیر ہے۔ چونکہ وہ بھولی ہوئی باتوں کو یاد دلاتا ہے اور نیکی اور پاکیزگی کی سوئی ہوئی قوتوں کو بیدار کرتا رہتا ہے اسلئے وہ تذکرہ کہلاتا ہے۔ جہاں کوئی غفلت ہوئی قرآن مجید کی تلاوت اور مطالعہ اس سے آگاہ کر دیتا ہے اس کو نہ چھوڑنا یہ اکسیر ہے۔

پھر دوسرا گر۔ دنیا کی آوازوں اور غفلتوں سے بچنے کا صالحین کی صحبت ہے۔ قرآن مجید نے اسکا ذکر یوں کیا ہے

یٰایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ وکونوا مع الصادقین

تقوی کی حقیقت انسان کے اندر صادقوں کی صحبت اور معیت ہی سے پیدا ہوتی ہے یہ مت خیال کرو کہ جہاں تم رہتے ہو وہاں تنہا ہو اور اگر تم مومن متقی ہو گے تو اللہ تعالیٰ نیک صحبت اور صلحاء کی جماعت کے سامان خود پیدا کر دیگا۔ جماعت بنجائیگی اور ایسے لوگ اکٹھے ہو جائینگے اس فکر سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کوشش کرو اور اپنے اندر سچی تڑپ اور اضطراب صادقوں کی محبت اور صحبت کا پیدا کرو پھر اگر تم جنگل میں بھی ہو تو اللہ تعالیٰ تمہارے پاس ایسے لوگ بھیجدیگا۔

لکھا ہے کہ ایک اپاہج کسی جنگل میں رہتا تھا وہ ہر طرح سے کہیں جانے سے معذور رہتا۔ اسکے دلمیں ایک بزرگ سے ملنے کا جوش اور اضطراب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے لیکایک اس بزرگ کے دلمیں کسی کام کیلئے ایک ایسا جوش پیدا کیا کہ وہ بے اختیار اس طرف چلدیئے اور بہاگے ہوئے چلے گئے آخر وہاں پہونچے تو ایک کٹیا میں اس اپاہج کو دیکھا اس بزرگ نے اسسے پوچھا کہ اگر تم کہو تو میں یہاں رات گذار لوں۔ اپاہج نے کہا ہاں اور پھر جب اس نے اس بزرگ کا پتہ نشان پوچھا اور اسے معلوم ہوا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنکی زیارت میں کرنا چاہتا تھا تو بہت خوش ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کسطرح سے سامان پیدا کیا۔ پیچھے اس بزرگ کا خادم دوڑا آیا کہ حضرت وہ کام تو ہو گیا۔ تب حقیقت کھلی کہ دراصل یہ بانی تحریک اس اپاہج کے سچے جوش اور جذب کے باعث تھی۔

پس یہ مت خیال کرو کہ تم تنہا ہو سچا جوش پیدا کرو۔

تیسری بات جو یاد رکھنی چاہیئے۔ وہ یہ ہے کہ مرکز سے تعلق ہو کہو جو شخص کہ مرکز سے تعلق نہیں رکھتا وہ روحانی طور پر نشو و نما نہیں پاسکتا۔ دیکھو ایک ہاتھ جو انسان کے بدن اور جسم کا ایک جزو ہے۔ وہ جب تک جسم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے نشو و نما پاتا ہے اور اس میں زندگی کی روح ہے۔ لیکن اگر اسے جسم سے الگ کر دیں تو خواہ اسے طاقت دینے والی غذائیں ملا کر دیں لیکن وہ مردار ہی ہوگا۔

عضو از تن جدا شد مردار شد

جس شاخ کا جڑ کے ساتھ پیوند نہ ہو وہ ہری نہیں رہسکتی درخت کے ایک پتے کو کاٹ کر پانی میں ڈال دو تو وہ سڑ جائیگا حالانکہ پہلے کی نسبت اسے بہت زیادہ پانی دیا گیا مگر جو شادابی اور ترو تازگی اس جڑھ کے ذریعہ ملنے والے پانی سے ہوتی تھی وہ اب نہیں بلکہ وہی پانی اسکے سڑ جانیکا باعث ہو جاتا ہے پس یہ بڑی ہی ضروری بات ہے کہ مرکز کے ساتھ تعلق ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ بار بار یہاں آنا چاہیئے اور اگر کسی وجہ سے موقع کم ملے تو خط و کتابت سے اس تعلق کو بڑھانا چاہیئے۔ جہاں خدا کا فضل نازل ہوتا ہے اور جہاں خدا کے نبی اور رسول آتے ہیں وہ مقام ام القریٰ کہلاتا ہے۔ جسطرح ماں کے ذریعہ بچے پرورش پاتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں اسطرح پر روحانی دودھ اس مقام سے ملتا ہے۔

بعض ناداں کہتے ہیں کہ وہ شخص جسپر خدا کا فضل نازل ہوتا تھا اور جو خدا کا پیارا تھا جب وہ نہ رہا تو پھر اس مقام میں کیا رکھا ہے؟ ان نادانوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ انسان بھی اپنے پیارے کی چیزوں کو پیار کرتا ہے اور جہاں وہ چلتا پھرتا تھا دیکھا جاتا اور ان راہوں اور مقاموں کو دیکھکر اپنی یاد تازہ کرتا اور محبت کے جذبات سے خوش ہوتا ہے تو پھر کیا خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کے مقام کو ترک کر سکتا ہے؟۔

مکہ معظمہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آئے تیرہ صدیاں گذر گئیں باوجودیکہ وہاں کے لوگوں کی حالت میں انقلاب آگیا مگر خدا تعالیٰ کے فضل کے نشان اب بھی وہاں پائے جاتے ہیں جو لوگ اس جذبہ کو لیکر وہاں جاتے ہیں وہ اب بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور انکی روحانیت میں ترقی ہوتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہاں نزول ہوتا رہتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی خدا کا ایک نبی آیا۔ اس مقام کو خدا نے برگزیدہ کیا۔ اس مقام پر بھی خدا کی رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں۔ اور جو لوگ اس ارادت سے یہاں آتے ہیں ضرور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جن لوگوں نے غلطی سے اختلاف کیا ہے اگر وہ اس جگہ آتے رہتے تو اللہ تعالیٰ اپنے رحم و فضل سے انہیں غلطیوں سے نکال دیتا اور انکی روحانیت کو ترقی دیتا مرکز سے الگ ہونے اور یہاں کی آمد و رفت اور تعلقات کو کم کرنے کی وجہ سے قلب پر ایک زنگ اور سیاہی آجاتی ہے۔ بہت لوگوں نے اسے محسوس کر کے بیعت کے خطوط لکھے ہیں۔

غرض یہ چار باتیں ہیں جو تمہیں یاد رکھنی چاہئیں ان پر عمل کروگے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے دنیا کی ترغیبات سے بچا لیگا۔

بدصحبتوں سے بڑے بڑے نقصان ہوتے ہیں حضرت صاحب کے پاس مولوی صاحب نے ایک طالبعلم کا واقعہ بیان کیا کہ اسنے کہا کہ میں خدا ہی اندر دہریہ ہوتا جاتا ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ اسکو لیکر اپنی سیٹ نشست بدلدے چنانچہ جب اس نے اپنی نشست گاہ بدل دیا تو اسکے خیالات میں اصلاح ہو گئی معلوم ہوا کہ اسکے ساتھ جو لڑکا بیٹھا تھا وہ دہریہ تھا۔ کالجوں میں تو یہ مرض بہت زیادہ ہے۔ مذہب کے نام پر تو ہنسی کیجاتی ہے۔ مسلمانوں کی حالت اور بھی خراب ہے۔ انکی حالت دیکھکر تو کہنا پڑتا ہے کہ عیسائی پروفیسر اچھے ہیں کیونکہ خواہ نمائش کیلئے یا قومی رنگ میں وہ مذہب سے تعلق تو رکھتے ہیں۔ بہرحال بری صحبتوں سے بچو اور نیکوں اور صادقوں کی صحبت میں رہو۔

چند سوالوں کا جواب

(از مولوی فاضل مولوی محمد اسمٰعیل صاحب)

جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے خادم ڈاک کے نام سے ناظرین الحکم خوب واقف ہیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی پر آپکے زبردست مضامین آپکی وسعت نظر کے شاہد ہیں۔ مولوی صاحب نے ایک مبسوط مضمون بغرض اندراج الحکم ارسال فرمایا ہے۔ مناسب تھا کہ یہ مضمون یکجائی طور پر شایع ہو جاتا اور میرا خیال پہلے یہی تھا لیکن بعد میں میں نے مناسب سمجھا کہ توقف اور تعویق اچھی نہیں اسے مسلسل شایع کر دیا جاوے میں حضرت مولنا صاحب ناظرین سے اسکے لئے معذرت کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین اسے دلچسپی سے پڑھینگے (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم ط

جناب مکرم السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ۔ آپکا خط جس میں آپنے چند امور کے متعلق استفسار کیا ہے حضرت خلیفۃ المسیح المہدی خلیفہ ثانی سلمہ اللہ تعالیٰ و ایدہ کی خدمت میں پہنچا۔ چونکہ آپ نے اس میں یہ خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ اسکا جواب خود حضور تحریر فرمادیں اور حضور کی طبیعت کئی دنوں سے علیل ہے اس وجہ سے جواب میں تاخیر ہو گئی اور اس قسم کی ان ایام کی تمام ڈاک کا جواب معرض التوا میں رہا۔ آخر مزید توقف کو روکنے کیلئے حضور نے خاکسار خادم ڈاک کو جوابات لکھدینے کا حکم دیا۔

(۱) آپنے استفسار فرمایا ہے کہ جب غیر احمدی کافر ہیں تو حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں ایک بیرسٹر کے ایک سوال کے جواب میں یہ کیوں فرمایا کہ:-

"جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ وہ انکے ساتھ ملکر نماز پڑھ لیں" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء) اور حقیقۃ الوحی میں یہ کیوں لکھا کہ "میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا"۔

سو جواباً عرض ہے کہ حضرت اقدس نے جو غیر احمدیوں کو کافر قرار دیا ہے انہیں اور آپکے پیش کردہ ہر دو حوالوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے کیونکہ جو شخص آپ کی دعوت کو قبول نہیں کرتا اور آپ پر ایمان نہیں لاتا وہ دراصل آپ کو کافر قرار دیتا ہے اور جو شخص آپ کو اور آپ کے متبعین کو مومن یقین کرتا ہے اور آپکو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتا ہے وہ آپ کے ماننے والوں میں شامل ہے جیسا کہ حضرت اقدس حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ میں فرماتے ہیں کہ "یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پر افترا کرنیوالا سب کافروں سے بڑھکر کافر ہے جیسا کہ فرماتا ہے فمن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبا او کذب باٰیاتہ یعنی بڑے کافر دو ہی ہیں ایک خدا پر افترا کرنے والا دوسرا خدا کے کلام کی تکذیب کرنے والا" اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ "وہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ ... مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے"۔ غرض جو شخص آپکو ماننے والوں میں شامل نہیں ہے وہ آپ کو کافر قرار دینے والوں میں ضرور شامل ہے اسلئے وہ کافر ہے اور جو شخص آپ کو کافر قرار دینے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ آپ کو مومن یقین کرتا ہے وہ آپ کو ماننے والوں میں داخل ہے پس ان دونوں مذکورہ بالا باتوں میں کچھ اختلاف نہیں ہے۔

ہاں بعض لوگ غلط فہمی کی وجہ سے کافر قرار دینے کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ ایک فتویٰ لکھکر اس پر مہریں لگائی جائیں اور اس فتویٰ میں کسی کو کافر قرار دیا جاوے۔ تکفیر کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسی بات جو مومنوں میں قطعاً نہیں پائی جا سکتی۔ اور کافروں کیساتھ مخصوص ہے کسی شخص کی طرف منسوب کیجاوے۔ مثلاً قرآن کریم کا انکار رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار، قیامت کا انکار۔ خدا تعالیٰ پر افترا۔ پس اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی نسبت کہے کہ وہ قرآن کریم کا منکر ہے یا یہ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے یا یہ کہ وہ خدا تعالیٰ پر افترا کرتا ہے تو وہ شخص اس دوسرے شخص کو کافر قرار دیتا ہے پس اس بات کو ضرور مد نظر رکھنا چاہیئے۔

علاوہ اسکے جس قسم کے اعلان کیطرف حضرت اقدس نے بدر کی مذکورہ بالا ڈائری میں اشارہ فرمایا ہے وہ ایسی شرائط پر مشتمل ہے جو حضرت اقدس کو نہ ماننے والوں میں پائی جانی ممکن ہی نہیں اور جس شخص میں وہ تمام شرائط موجود ہوں اسکے احمدی ہونے سے کوئی عقلمند انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کسی غیر احمدی کو احمدی بننے کیلئے جس قدر امور کو چھوڑنا ضروری ہے اور جسقدر امور کو اختیار کرنا ضروری ہے وہ تمام باتیں اس اعلان کی شرائط میں ملحوظ ہیں اور نیز حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے کفر کے جسقدر اسباب بیان فرمائے ہیں ان سب کا ازالہ اسکے اندر موجود ہے اسلئے جو شخص اس اعلان کی تمام شرائط کو پورا کرے وہ یقیناً احمدی ہے پس اسکے مسلمان ہونے میں شک کرنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے۔ اور کیونکر اسکے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہو سکتی ہے۔ اس جگہ میں آسانی فہم کیلئے وہ تمام عبارتیں حضرت اقدس کی درج کر دیتا ہوں جن میں حضور نے ایسے اعلان کی شرائط بیان فرمائی ہیں:-

(ا) "اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے اور وہ منافق نہیں تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارہ میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کریں کہ یہ سب کافر ہیں کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شبہ نہ پایا جاوے اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار یعنے منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ڈالے جائینگے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

(ب) "دو سو مولوی کے کفر کی نسبت نام بنام ایک اشتہار شائع کر دیں تب اسکے حرام ہوگا کہ میں انکے اسلام میں شک کروں۔ بشرطیکہ کوئی نفاق کی سیرت ان میں نہ پائی جائے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

(ج) "جب تک یہ لوگ ایک اشتہار نہ دیں کہ ہم سلسلہ احمدیہ کے لوگوں کو مومن سمجھتے ہیں بلکہ ان کو کافر کہنے والوں کو کافر سمجھتے ہیں تو میں آج ہی اپنی تمام جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ وہ ان کے ساتھ ملکر نماز پڑھ لیں" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

(د) "جو ہمیں کافر نہیں کہتے ہم انہیں بھی اس وقت تک ان کے ساتھ سمجھیں گے جب تک کہ وہ ان سے اپنے الگ ہونے کا اعلان بذریعہ اشتہار نہ کریں اور ساتھ ہی نام بنام یہ نہ لکھیں کہ ہم ان مکفرین کو بموجب حدیث صحیح کافر سمجھتے ہیں" (بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء)

ان عبارات مذکورہ میں مندرجہ ذیل شرائط اعلان مذکورۃ الصدر کیلئے بیان ہوئی ہیں۔

(۱) ایسا شخص غیر احمدیوں کے مشہور و معروف اور مسلم و مستند مولویوں، مفتیوں، عالموں، فاضلوں اور بزرگوں کو جنہوں نے حضرت اقدس کو کافر قرار دیا کافر قرار دے۔

(۲) ان علماء کو محض اس وجہ سے کافر قرار دے کہ انہوں نے حضرت اقدس کو کافر قرار دیا

(۳) ان علماء میں سے (جنکی تعداد دو سو سے کم نہیں ہے) ہر ایک کا الگ الگ نام لکھکر ان سب کو کافر قرار دے۔

(۴) ان علماء کے بالمقابل حضرت اقدس کو اور آپکے تمام متبعین کو مومن اور مسلمان قرار دے۔

(۵) ان دونوں باتوں کو ایک ہی اشتہار میں درج کرکے اسے عام طور پر غیر احمدیوں میں تقسیم کرے اور ان کے علماء کے پاس پہنچائے۔

(۶) اس اشتہار میں ان لوگوں سے اپنے الگ ہو جانیکا اعلان بھی کرے۔

(۷) اس شخص میں نفاق کی کوئی سیرت نہ پائی جاتی ہو اور اسکی نسبت نفاق کا شبہ قطعاً نہ ہو سکے کہ اسکی یہ کارروائی منافقانہ اور خود غرضی پر مبنی ہے (۸) حضرت اقدس کی صداقت کو ثابت اور ظاہر کرنیکے لئے جو اللہ تعالیٰ نے کھلے کھلے معجزات ظاہر کئے ہیں ان پر ایمان رکھتا ہو۔ حضرت اقدس براہین حصہ پنجم میں تحریر فرماتے ہیں کہ میری صداقت ثابت کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں کھلے کھلے معجزات ظاہر فرمائے ہیں۔ پس ان شرائط کو پورا کرنیوالا وہی شخص ہو سکتا ہے جو حضرت اقدس کے ہزاروں کھلے کھلے معجزات پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہو۔ ورنہ وہ منافق ہے اور اگر وہ باوجود ہزاروں کھلے کھلے معجزات پر ایمان رکھنے کے جماعت میں شامل نہ ہو تو وہ بھی جس فریق میں داخل ہے کچھ محتاج اظہار نہیں ہے۔

جو شخص غور اور تدبر سے ان شرائط پر نظر کرے اور اسکے ساتھ ہی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ کی مذکورہ بالا عبارت کو بھی

پیش نظر رکھے جسمیں حضرت اقدس نے کھولکر بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ میری صداقت پر ایمان نہیں رکھتے وہ سب میرے مکفر ہیں وہ شخص ایک سیکنڈ کیلئے بھی اس بات میں شک و تردد نہیں کرسکتا کہ شرائط مذکورہ بالا کو مخلص احمدی کے سوا قطعاً کوئی شخص پورا نہیں کرسکتا اور جو شخص ان شرائط کا پورا کرنے والا ہو اسکے احمدی ہونے میں شک کرنیکا امکان ہی نہیں ہوسکتا۔ پس اس اعلان کی بنا پر یہ ثابت ہونا محال اور ناممکن ہے کہ غیر احمدی کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں۔

اس اعلان کا تو ایک ایک لفظ غیر احمدیوں کو علی الاعلان اسلام سے خارج قرار دے رہا ہے اور اس کا ہر ایک حرف پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ یہ اعلان کسی غیر احمدی کیطرف سے نہیں ہے بلکہ سچے اور مخلص احمدی کیطرف سے ہے جسکا ایمان ہے کہ حضرت اقدس کا ہر ایک دعوی سچا اور آپکا ہر ایک الہام خداوند تعالے کا کلام ہے۔ اسجگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بطور نمونہ حضرت اقدس کے چند الہامات بھی درج کئے جائیں تاکہ ہر ایک ذی عقل دور اندیش پر منکشف ہو جائے کہ ان الہامات کو کلام الٰہی ماننے والا اور آپ کو انکا مصداق یقین کرنیوالا شخص غیر احمدی نہیں ہوسکتا۔ اور وہ یہ ہیں:-

(۱) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ

(۲) یا قمر یا شمس انت منی وانا منک۔

(۳) الارض والسماء معک کما ھو معی۔

(۴) دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔

(۵) یحمدک اللہ ویمشی الیک

(۶) جری اللہ فی حلل الانبیاء

(۷) بشریٰ لک یا احمدی انت مرادی ومعی۔

(۸) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

(۹) قل جاءکم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین۔

(۱۰) انت فیھم بمنزلۃ موسیٰ۔

(۱۱) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم

(۱۲) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

(۱۳) دنیا میں ایک نبی آیا (جسکی ایک دوسری قراءت یہ بھی ہے دنیا میں ایک نذیر آیا) پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

(۱۴) انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔

(۱۵) انت منی بمنزلۃ ولدی۔

(۱۶) اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببتُ

(۱۷) انی مع الرسول اقوم۔

(۱۸) آثرک اللہ علی کل شیٔ

(۱۹) ویقولون لست مرسلا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم ومن عندہ علم الکتاب۔

(۲۰) قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین۔

(۲۱) انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر۔

(۲۲) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک۔

(۲۳) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

(۲۴) انا اعطیناک الکوثر۔

(۲۵) یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم۔ تنزیل العزیز الرحیم ٭

غرض مذکورہ بالا اعلان تفصیلی طور پر ایسی شرائط پیش کرتا ہے جو کسی غیر احمدی میں نہیں پائی جاسکتیں۔ اور اگر بالفرض اس میں یہ شرائط تفصیلی طور پر مذکور نہ ہوتیں تو بھی ماننا پڑتا کہ درحقیقت یہ اعلان ان شرائط پر بالمعنے مشتمل ہے اور یہ شرائط اس سے جدا نہیں ہوسکتیں کیونکہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے کفر کا صرف یہی موجب نہیں بتایا کہ وہ آپکو کافر بتلاتے ہیں بلکہ ان کے کفر کے متعدد اسباب و موجبات بیان فرمائے ہیں۔ پس جس شخص میں ان اسباب و موجبات میں سے کوئی ایک سبب بھی پایا جاتا ہو۔ اسے کافر ماننا پڑیگا ادھر اس اعلان کی شرائط کو پورا کرنے والے شخص کو حضرت اقدس نے مسلمان قرار دیا ہے بلکہ اسے مسلمان نہ جاننا حرام بتایا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص اس اعلان کو حسب ہدایت شائع کریگا اسمیں ان اسباب و موجبات میں سے کوئی سبب باقی نہیں ہوگا۔ اور گویا یہ اعلان ان تمام اسباب کا ازالہ کر دیتا ہے کیونکہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے کفر کے مندرجہ ذیل اسباب و موجبات حقیقۃ الوحی میں بیان فرمائے ہیں:-

(۱) حضرت اقدس کو دعوی وحی والہام میں مفتری قرار دینا کیونکہ جو شخص آپ پر ایمان نہیں لاتا وہ آپ کو مفتری قرار دیتا ہے اور مفتری سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہوتا ہے یعنی درحقیقت ایسا شخص آپکا مکفر ہے دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳

(۲) آیات اللہ کی تکذیب کرکے من اظلم کے نیچے آجانا کیونکہ جو آپ کو نہیں مانتا وہ آیات اللہ کا مکذب ہے اور جو آیات اللہ کا مکذب ہے وہ آیت ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ کے رو سے اظلم یعنے سب کافروں سے بدتر کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(۳) خدا اور رسول کو نہ ماننا۔ کیونکہ جو شخص آپ کو نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا اسلئے وہ کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(۴) مومن کو کافر قرار دینا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳)

(۵) کافر کو مومن قرار دینا یعنے آپکے مکفرین کو مومن سمجھنا کیونکہ جو شخص مومن کو کافر قرار دیتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۵)

(۶) خدا کے نبی اور رسول کو نہ ماننا کیونکہ آپ خدا کے نبی اور رسول ہیں حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰ وغیرہ) اور جو شخص کسی نبی کو نہ مانتا ہو وہ پکا کافر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۹)

پس اگر کوئی شخص ان اسباب میں سے صرف کسی ایک سبب کا ازالہ کر دے تو اس سے کفر کی نفی نہیں ہوسکتی۔ اور اس کا اسلام ثابت نہیں ہوسکتا جبتک کہ تمام اسباب کفر کا ازالہ نہ ہو جاوے۔ چونکہ حضرت اقدس نے اس اعلان کو ایسے شخص سے کفر کی نفی کا موجب بیان فرمایا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اس اعلان سے ان تمام اسباب کفر کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ خیال کیا جاوے کہ اس اعلان سے ان تمام اسباب کا ازالہ نہیں ہوتا تو نعوذ باللہ ماننا پڑیگا کہ یا تو حضرت اقدس نے انہیں اسباب کفر قرار دینے میں غلط بیانی کی ہے یا یہ کہ ایسے اعلان کنندہ کو مسلمان قرار دینے اور اس سے کفر کی نفی کرنے میں نعوذ باللہ غلط بیانی سے کام لیا ہے یا یہ کہ آپنے بحیثیت روحانی طبیب ہونیکے اس مرض کفر کے اسباب تو متعدد بیان فرمائے ہیں۔ لیکن اسکے علاج کیلئے دوائی ایسی تجویز فرمائی ہے جو اس مرض کے صرف ایک سبب کا ازالہ کرسکتی ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اگر باقی اسباب کا ازالہ نہ ہوا تو وہ مریض اسی مرض میں ہلاک ہو جائیگا۔ اور اسکی ہلاکت کا موجب صرف یہ ہوگا کہ معالج نے نسخہ تجویز کرنے میں غلطی کھائی (نعوذ باللہ)

ظاہر ہے کہ اگر کسی شخص کا چھ زہریلے سانپوں نے احاطہ کیا ہوا ہو اور انمیں سے ہر ایک سانپ اس پر حملہ آور ہو تو جب تک وہ شخص ان سانپوں میں سے ہر ایک سے رہائی نہیں پائیگا۔ امن میں نہیں ہوگا۔ پس یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ حضرت اقدس نے غیر احمدیوں کے سامنے جو شرائط پیش کئے ہیں وہ ان تمام اسباب کفر کے ازالہ پر مشتمل ہیں علاوہ اس کے یہ بھی ظاہر ہے کہ اس اعلان کے متعلق

حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایسا اعلان شایع کرے اس کے پیچھے نماز پڑھ لینے کیلئے میں اپنی جماعت کو فی الفور حکم دیدونگا) لیکن جیسا کہ آپ غالباً رسالہ القول الفصل میں پڑھ چکے ہونگے (حضرت اقدس نے اربعین ۳ کے اور ضمیمہ تحفہ گولڑویہ والے اشتہار میں تحریر فرمایا ہے کہ "یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو" جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس کے نزدیک اعلان مذکور کی شرائط کو پورا کرنے والا شخص نہ صرف آپکا مکفر اور مکذب نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اسے آپکی صداقت میں کسی قسم کا تردد ہونا بھی ممکن نہیں ہے پس ایسا شخص یقیناً احمدیوں میں سے ہے ورنہ جب آپ کو وحی الٰہی کے ذریعہ سے بتایا جا چکا تھا کہ مکفروں اور مکذبوں اور متردوں کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے اور قطعی حرام ہے تو پھر اس حکم الٰہی کے خلاف کسی اعلان کی بنا پر آپ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت جماعت کو کس طرح دے سکتے تھے۔ اور کیوں دینے لگے تھے۔ پس اس الہام الٰہی سے بھی (جسکی طرف آپنے اربعین ۳ وغیرہ والے اشتہار میں اشارہ فرمایا ہے) یہی ثابت ہوتا ہے کہ دراصل اس اعلان میں تمام ایسی شرائط آ گئی ہیں۔ جو ایک مخلص احمدی کیلئے ضروری ہیں اب بھی باوجود اس قدر دلایل قاطعہ کے اگر کوئی صاحب اس بات پر مصر ہیں کہ ایسا شخص جو اعلان مذکور کی شرائط کو پورا کرنیوالا ہو وہ احمدی نہیں ہوگا۔ لیکن اسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور وہ باوجود غیر احمدی ہونے کے مسلمان ہوگا۔ اور اس سے وہ صاحب یہ استدلال کرنا چاہیں کہ ایک شخص باوجود احمدی نہ ہونیکے مسلمان رہ سکتا ہے تو میں کہونگا کہ اگر آپکی خاطر بطور فرض محال یہ تسلیم بھی کر لیا جائے اور اس اعلان کی شرائط کو پس پشت ڈال دیا جائے تو بھی اس سے یہ ثابت ہو سکنا ناممکن ہے کہ کوئی غیر احمدی شخص مسلمان ہے اور اس کا اگر یہ ہوگا تو وہ ہوگا کہ کوئی شخص جسے قرار دینا محال ہے۔ کیونکہ جہاں حضرت اقدس نے مذکورہ بالا اعلان کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہیں ساتھ ہی یہ بھی ظاہر فرما دیا ہے کہ جو غیر احمدی ہمیں کافر نہیں بتاتے وہ بھی سب کے سب جسقدر کہ ہیں کافر ہی ہیں۔ کیونکہ وہ ہمیں کافر کہنے والوں کو مسلمان سمجھتے ہیں اور کہ ہم خوب آزما چکے ہیں کہ یہ لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں چنانچہ اخبار بدر کی مذکورہ بالا ڈائری میں فرماتے ہیں کہ "ہم خوب آزما چکے ہیں کہ یہ لوگ دراصل منافق ہوتے ہیں" اور حقیقۃ الوحی میں جہاں اس اعلان کا ذکر فرمایا ہے وہیں یہ بھی لکھدیا ہے کہ "جیسا کہ میں نے بیان کیا **کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے** اور میں دیکھتا ہوں کہ جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے **وہ سب کے سب** ایسے ہیں کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا ہے"

علاوہ اسکے یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر کوئی شخص درحقیقت حضرت اقدس کی صداقت کا دل سے معتقد نہ ہو اور وہ مجنون المرض یا مجنون الغرض یعنے دیوانہ یا منافق بھی نہ ہو تو عقلاً بھی یہ بات ناممکن اور محال ہے کہ وہ اپنے بڑے بڑے مولویوں اور مفتیوں کو جنسے اسے کوئی ذاتی عناد بھی نہیں ہے ایک ایک کا نام لیکر کافر قرار دے اور محض اس وجہ سے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کو کافر کہا جسے وہ خود بھی راستباز نہیں سمجھتا ان سب کے نام ایک لمبے اشتہار میں لکھکر اور اس میں انہیں کافر قرار دیکر اس اشتہار کو عام طور پر شایع کرے اور ان مولویوں تک بھی پہنچائے اور اسکی خوب اشاعت کرے۔ ہاں اگر کوئی مجنون یہ سر دردی اپنے ذمہ لیلے تو چنداں جائے تعجب نہیں مگر اس صورت میں اس سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلیگا اور ایسا شخص جو کچھ کریگا اس میں وہ معذور سمجھا جائیگا خواہ احمدی کہلائے یا غیر احمدی۔

اور یہ جو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت اقدس نے جو کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا ہے کہ میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ اسکے جواب میں میں صرف اسی قدر عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ جہاں حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں مذکورہ بالا فقرہ لکھا ہے وہ تمام عبارت دیکھ لیجائے اسکے بعد کسی مزید تفصیل کی ضرورت نہ رہیگی میں اس عبارت کو اس جگہ بلفظہ نقل کر دیتا ہوں یہ فقرہ کتاب مذکور کے صفحہ ۱۶۵ کے حاشیہ میں ہے سو میں وہ تمام حاشیہ یہاں درج کر دیتا ہوں "جیسا کہ میں نے بیان کیا کافر کو مومن قرار دینے سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیونکہ جو شخص درحقیقت کافر ہے۔ وہ اسکے کفر کی نفی کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ **جسقدر لوگ میرے پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب ایسے ہیں** کہ ان تمام لوگوں کو وہ مومن جانتے ہیں جنہوں نے مجھکو کافر ٹھیرایا ہے پس میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا۔ لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے ان کے کفر کی وجہ پیدا ہو گئی ہے ان کو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں" اس عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ سب کے سب کافر ہیں گو وہ اہل قبلہ ہی ہیں کیونکہ ان کے اندر ان کے ہاتھ سے کفر کی وجہ پیدا ہو چکی ہے۔ پس ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے بلکہ کافروں کو کافر کہتے ہیں۔

(۳) **دوسرا سوال آپکا یہ ہے** کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے کس اصل کی بنا پر خواجہ صاحب کو بذریعہ تار غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی؟

اسکے جواب میں عرض ہے کہ اول تو خود آپنے ہی اس سوال کو حل کر دیا ہے چنانچہ آپ اپنے خط میں فرماتے ہیں کہ بیشک خلیفہ حسب اقتضائے وقت سب کچھ کر سکتا ہو مگر میرے ایمان میں نبی یا مامور من اللہ کے احکام کو کسی طرح یا کسی رنگ میں بدل نہیں سکتا نہ ان کے خلاف کر سکتا ہے" پس جبکہ حضرت اقدس کا صریح ارشاد موجود ہے (جسے آپ القول الفصل میں پڑھ چکے ہوں گے) تو پھر سوال پیدا ہونیکی گنجائش ہی باقی نہیں ہے۔ بالخصوص جبکہ یہ ایک دینی مسئلہ ہے نہ کوئی انتظامی معاملہ۔ پس اسکے متعلق جب حضرت اقدس کا کھلا فیصلہ موجود ہے تو باقی بحثوں میں پڑنے کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس وہاں کے واقعات کسی ایسی پر خطر صورت میں پیش کئے گئے ہوں کہ آپنے ان حالات کے ماتحت خواجہ صاحب کیلئے مناسب حال یہی فتویٰ سمجھا ہو یا آپ کو حضرت اقدس کا فیصلہ یاد نہ ہو اور آپنے اجتہادی طور پر مذکورہ بالا فتویٰ دیدیا ہو۔ ورنہ یہ تو ممکن نہ تھا کہ آپ حضرت اقدس کے ارشاد کے خلاف ایک لفظ بھی کہتے آپ تو ایک ذرہ بھر حضرت اقدس کے خلاف چلنے کو بھی موجب ہلاکت یقین کرتے تھے۔ چنانچہ آپ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ "ایک ذرہ بھر ان (یعنے حضرت مسیح موعود) کے خلاف کو ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں" یہ الفاظ بھی آپنے خواجہ صاحب کو ہی ایک خط میں لکھے تھے۔ وہ خط حضرت اقدس کے لیکچر پیغام صلح ایڈیشن دوم کے ساتھ چھپکر شایع ہو چکا ہے پس اسباب کو خدا تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپکو کس وجہ سے یہ فتویٰ دینا پڑا تھا البتہ قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی خاص اضطراری حالت کے ماتحت جو کم از کم حضرت ممدوح کی نظر میں اضطراری تھی اور اسے امر اضطراری کی شکل میں پیش کیا گیا تھا۔ جبھی تو تار کے ذریعہ سے آپنے یہ فتویٰ دیا

فتویٰ طلب کیا گیا اور تار کے ذریعہ سے ہی جواب دیا گیا۔ ورنہ خط و کتابت کے ذریعہ یہ سوال و جواب ہو سکتا تھا۔ غرض صورت حالات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ولایت میں خواجہ صاحب کو ناگہانی طور پر کوئی سخت ضرورت اس مسئلہ کے دریافت کرنے کی پیش آگئی تھی۔ جسکے باعث خواجہ صاحب کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت بذریعہ تار حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ پس قرین قیاس ہے کہ حضرت ممدوح نے اسی بنا پر انہیں اجازت دینی لابدی سمجھی ہو ورنہ وہ کونسی ضرورت تھی جسکی بنا پر انہیں تار کے ذریعہ سے فی الفور جواب پہنچانا ضروری سمجھا گیا گویا حضور نے اس وقت یہ خیال کیا کہ جسطرح ایک خطرناک مریض کیلئے ضرورۃً شراب پلانے کی اجازت ہے ایسی ہی یہ صورت ہے بہرحال حضرت اقدس کا صریح فتویٰ موجود ہوتے ہوئے اور حضرت مولوی صاحب کی مذکورہ بالا تحریر موجود ہوتے ہوئے کسی کا یہ حق نہیں ہوگا کہ وہ حضرت مولوی صاحب کے منشا کے خلاف اس فتویٰ پر استدلال کرے

(باقی آئندہ)

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت اولوالعزم خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً بہت اچھی ہے عورتوں اور مردوں کے درس ایک دن کے وقفہ سے ہو رہے ہیں۔

حضرت اولوالعزم کے اوقات کی مصروفیت کا علم ہماری جماعت کے ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ روزانہ پانچوں نمازوں کے امام ہیں اسکے علاوہ یومیہ پانچ درس جنمیں سے تین خاص قرآن مجید کے ہیں اور دو دیگر علوم دینیہ عربیہ کے۔ اسکے علاوہ قریباً دو گھنٹے تک متواتر آپ ڈاک خود پڑھتے اور ڈاک کے جوابات کیلئے ہدایات دیتے اور بعض خطوط کے جواب آپ لکھتے ہیں۔ قرآن مجید کے ترجمہ اور نوٹوں کو خود پڑھتے اور ضرورۃً ان کی اصلاح فرماتے ہیں۔ اسکے علاوہ آنیوالے مہمانوں کیساتھ ملاقات بیعت میں داخل ہونیوالوں اور دوسرے لوگوں کے سوالات۔ ضروریات اور درخواستوں کے جواب کیلئے قریباً ہر نماز کے بعد آپ مسجد میں تشریف رکھتے ہیں جبوقت لوگ اپنے معروضات پیش کرتے اور جواب پاتے ہیں یہ مصروفیت کیسی مبارک اور نتیجہ خیز ہے اللہ تعالےٰ ہمارے لئے اسکو نافع اور مبارک کرے آمین۔

(۲) گوجرانوالہ میں پادریوں نے اپنے لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ ایک ہفتہ تک برابر لیکچر ہوتے رہیں گے۔ حضرت اولوالعزم ایدہ اللہ الصمد کی غیرت اور حمیت ملی نے فوراً ایک وفد علماء کا وہاں بھیجدیا ہے جو مسیحی مبلغین کے لیکچروں پر پبلک تنقید کریگا اور لیکچروں کے ذریعہ ان کے پھیلائے ہوئے مغالطوں کی اصلاح کریگا۔ اس موقعہ کے لئے انجمن ترقی اسلام کی طرف سے ایک ٹریکٹ نجات پر حضرت اولوالعزم رضی اللہ عنہ کا لکھا ہوا شایع کرنیکے لئے ایک ہی دن میں چھاپ کر بھیجدیا ہے۔

(۳) لکھنؤ سے ہمارے بھائی عثمان صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں

(۴) دہلی سے میر قاسم علی صاحب ہجرت کر کے آ گئے ہیں ان کے جدید اخبار فاروق کے اجرا کی بہت جلد امید کرنی چاہیئے۔ میر صاحب کی آمد اور مہاجرت ان کے لئے اور سلسلہ کے اغراض و مقاصد کے لئے بابرکت ہو۔

(۵) مبلغین حیدرآباد دکن اب علاقہ دکن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں

(۶) مدرسہ تعلیم الاسلام کے طلباء انٹرنس بٹالہ میں امتحان دے رہے ہیں احباب ان کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(۷) قادیان میں مقامی انجمن کا نظام ترکیبی از سر نو قایم ہو گیا ہے اللہ تعالےٰ چاہیگا تو یہ انجمن ایک نمونہ کی انجمن ہوگی۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے انجمن احمدیہ قادیان کا ایک فرد ہونیکی حیثیت سے اس میں سوا سو روپیہ یکمشت اور پانچ روپیہ ماہوار چندہ عطا فرمایا۔ اپنے ضلع کی جماعت پر حضرت اولوالعزم کو جو حسن ظن ہے وہ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ ضلع قادیان کی جماعتوں کو تین ہزار سالانہ چندہ اغراض صدر انجمن کے علاوہ ترقی اسلام کے لئے دینے کا اعلان سالانہ جلسہ پر کر دیا تھا۔ اور انشاء اللہ یہ رقم پوری ہو جائیگی مقامی انجمن نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ضلع قادیان کے احمدی احباب صدر انجمن کیلئے ۔/ فی روپیہ اور ترقی اسلام کیلئے ۔/ فی روپیہ چندہ دینگے اور زمیندار احباب سیر فی من ہر ایک جنس صدر انجمن کیلئے اور آدھ سیر فی من ترقی اسلام کیلئے مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں مقامی ضروریات کیلئے خوشی اور غمی کے موقعوں پر بھی انجمن کے اغراض کو مدنظر رکھنا ضروری قرار پایا ہے

قادیان میں مکان بنانیوالے احباب پڑھیں

میرا ایک قطعہ زمین سفید ۶ مرلہ کا بعض ضروریات کی وجہ سے فروخت کرنا چاہتا ہوں اسکے متصل دو اور معزز احمدیوں نے مکانات کیلئے زمین خرید کرلی ہوئی ہے مدرسہ تعلیم الاسلام اور ایوان خلافت اس جگہ سے بہت ہی قریب ہیں۔ اس جگہ تک گاڑی چھکڑا با آسانی آ جا سکتا ہے کیونکہ بر لب شارع عام ہے۔ سامنے کھلا میدان اور کھیت ہونیکی وجہ سے صحت کے لحاظ

آنکھوں کی ۳۶ بیماریوں کو شرطیہ دور کرنیوالا اکسیر اور لاثانی تریاق نایاب انجن

چونکہ آنکھیں ایک ایسی عجیب نعمت ہیں کہ بغیر انکے دینی و دنیاوی کوئی کام انجام دینا از حد مشکل ہے مشل مشہور ہے کہ آنکھیں گئیں تو جہان گیا۔ اگر آپ آنکھوں کے تمام امراض سے محفوظ رہنا چاہیں تو کبھی نا بینے سے ہم دوبارہ فرمائش اسلئے **نایاب انجن** کو منگالینا فرض اولی ہے کیونکہ اسکے استعمال سے آنکھوں میں کوئی مرض پیدا نہیں ہو سکتا۔ بچوں بڑوں اور بوڑھوں کو یکساں مفید ہے۔ بیمار آنکھوں کو ایک ہی سلائی سے آرام دیتا ہے اور سالہا سال کی شدید اور لاعلاج بیماریوں کو آن کی آن میں دور کرنا شروع کر دیتا ہے چند ہی روز میں گلی سڑی آنکھوں کو موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے اگرچہ آپ ڈاکٹری یونانی ویدک علاج سے مایوس ہو چکے ہوں تو بیخیال نہ فرمائیں کہ نایاب انجن بھی ہم کو فائدہ نہ دیگا ہرگز نہیں انشاء اللہ آپ ضرور صحتیاب ہو جائینگے یہ ایک کامل اور اکمل دوا ہے جس سے یقیناً آنکھوں کو شفا ہو جاتی ہے ۔ اور اثر ایسا ہے کہ پہلے ہی روز آرام دیدیتا ہے ہزارہا مریض جو برسوں کے کہنہ بیمار پڑے تھے نایاب انجن کے استعمال سے صحتیاب ہو گئے۔ یہ ایسا نادر اور عجیب تریاق چشم ہے کہ اگر آپ ہزاروں روپے خرچ کر ڈالیں تب بھی ایسی مفید اور مجرب دوا حاصل نہیں ہو سکتی ہر قسم کے سرمے اسکے سامنے ہیچ ہیں خوبی یہ کہ نایاب انجن اسقدر بے ضرر ہے کہ اگر سوئے ہوئے بچے کی آنکھوں میں لگا دیا جاوے تو وہ بیدار نہیں ہوتا اور بلا کسی قسم کی تکلیف اور خفت کے آنکھوں کو درست کر دیتا ہے اور آنکھوں کو روشن کرنے میں اعلیٰ درجہ کا زود اثر اور مفید ہے۔ آپ یہ خیال فرماویں کہ اشتہار باز اکثر ایسی جھوٹی تعریفیں لکھدیا کرتے ہیں آپ یقین فرماویں کہ خدا کے فضل سے نایاب انجن کا اشتہار بلا مبالغہ ہے اور حد مبالغہ تک مفید ہے انشاء اللہ اگر آپ اس کو بال بچوں میں استعمال فرما کر آزما دینگے تو یقیناً آپ اس اشتہار کو صداقت سے پُر پائینگے۔ اور اگر کوئی دوست نایاب انجن کو کسی مشہور سرمہ وغیرہ سے کمتر مفید ثابت کر دے تو اس کو **یکصد روپیہ انعام** دیا جائیگا اور اگر کوئی دوست ۳۶ بیماریوں میں سے صرف پانچ پر ہی بغیر مفید ثابت کر دے تو اس کو بھی یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا ہر مزاج کے موافق ہے اور تمام ہندوستان میں مقبول ہو چکا ہے۔ ان بیماریوں کو دور کرنے میں نظیر نہیں رکھتا۔ (۱) تیز خارش بچوں کی آنکھوں کا دکھنا (۲) پانی بہنا (۳) جو الونکی آنکھوں کا دکھنا (۴) پانی بہنا (۵) ککرے (۶) آنکھوں کا درد (۷) ورم پلک (۸) ورم چشم (۹) ٹیس (۱۰) سرخی چشم (۱۱) اندھا موتیا بند (۱۲) ناخنہ (۱۳) ضعف نگاہ (۱۴) ایک چیز کا دو دکھائی دینا (۱۵) پانی بہنا (۱۶) آنکھوں کا پر آب رہنا (۱۷) آنکھوں کا ہمیشہ دکھتے رہنا (۱۸) ابتدائی طول (۱۹) رتوندا (۲۰) پلکوں کا گلنا (۲۱) پلکوں کے بالوں کا گرنا (۲۲) خارش چشم و پلک (۲۳ و ۲۴) بھینگا پن (۲۵) پلکوں کا آپس میں چپکنا (۲۶) یا ڈیلے سے چپک جانا (۲۷) جبون (۲۸) پلکوں کا موٹا ہو جانا (۲۹) استرخاء چشم (۳۰) دپلک (۳۱) آنکھوں میں بہت کنکر معلوم ہونا (۳۲) روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا (۳۳) روشنی کیطرف دیکھ نہ سکنا (۳۴) جالا (۳۵) پھولا (۳۶) دھندہ غبار آنکھوں کا تنگ جانا وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے اگر آپ آنکھوں کی تمام بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہیں تو نایاب انجن کو فوراً منگائیں اصلی قیمت پچاس روپیہ فیتولہ رعایتی عوام سے رعایتی پانچ روپیہ

ملنے کا پتہ: حکیم ... اکسیر خاص ... بیت ... دار الامان قادیان ضلع گورداسپور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری آجکل دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے ہی نہیں چلتا۔ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ پہلا اسمیں بھی دہرکا ہے **معجون طلسمی** قوائے تناسل اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں یہنے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل فوراً رفع ہوتے ہیں اور ہر ایک قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے قیمت فی بکس عہ طلائی طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ اور جوانی کی غلط کاریوں سے امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ ضرور ہی اسکو مفید پائینگے قیمت فی شیشی عہ سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قوۃ بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸؍

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا قیمت فی بکس ۴؍

حکیم محمد حسین لیسر فرزا حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیگڑھ ضلع دہلی

ایک نعمت

دق۔ سوزش حلق۔ دمہ کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت ہے

کاسنتک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کے امراض کا مجرب علاج ہیں حلق کی غرغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں ۔ گویوں کیلئے بڑھاپے اپنی آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں

قیمت فی ڈبیہ ۵۰ گولیاں عہ

وید شاستری منی شنکر گووندجی آسنتک نگرہ فارمیسی جام نگر کاٹھیاواڑ